Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | اتوار ۲۲ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ، ۴ ظہور ۱۳۷۰ہش، ۴ اگست ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۷۲

ادب اور احترام کا تقاضا

"ایک انسان، اگر اپنے سے بالا ایسے لوگوں کے فیصلے جن کا احترام لازم ہے۔ باریک نظر سے نہ دیکھے اور شک کی گنجائش ہو تو اس کا پہلا تقاضا تو یہی ہے کہ ادب اور احترام کی وجہ سے زبان نہ کھولے اور استغفار سے کام لے اور دعا سے کام لے لیکن اگر اس سے ایسا ہو بھی جائے اور بار بار ایسا ہو تو پھر خطرہ ہے کہ انسان مزید ٹھوکر کھا جائے گا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ایک مرتبہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا۔ آپ اس سے بہت متأثر ہوئے اور انہیں بُلا کر بڑی دردانگیز تقریر فرمائی اور فرمایا:

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جُرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بُردبار اور باسکون اور باوقار ہو، تو اُسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سُبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے، کاش دُعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دُعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرا لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دُعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۰۸، ۳۰۹)

مکرم ہدایت اللہ صاحب بنگوی وفات پاگئے

مکرم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ:

"مکرم ہدایت اللہ صاحب بنگوی افسر جلسہ سالانہ انگلستان ۲، اگست ۹۱ء بروز جمعۃ المبارک صبح سات بجے دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے لندن میں انتقال فرما گئے ہیں۔

موصوف موصی تھے اور محترم رحمت اللہ صاحب بنگوی رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزند تھے"۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔

ربوہ: ۲ راگست۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو آپس میں پیار و محبت سے رہنے اور بغض و حسد سے بچنے کی تلقین کی۔ آپ نے کہا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں لڑنے کی بجائے اپنے غصہ کو دبانے اور ربوہ کے تقدس کا خیال رکھتے ہوئے عفو و درگزر کا شیوہ اختیار کرنا

باقی ص پر

اولاد کی اس رنگ میں تربیت کرو کہ وہ بنی نوع انسان کی خیر خواہی کرنے والی ہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

"میں نے کئی دفعہ بتایا ہے ہمارے بعض بزرگ ایسے بھی تھے جو پانچ پانچ روپے ماہوار گزارہ لینے والے تھے مگر آج ان کی اولاد ہزاروں روپے کما رہی ہے۔ ایک بزرگ کے متعلق تو مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ ان کے چار پانچ بچے تھے جو اپنے وقت میں دس دس ہزار روپے مہینہ کما رہے تھے لیکن یہ کثرتِ اولاد یا کثرتِ مال و دولت ہم پر ایک ذمہ داری ڈالتی ہے اور وہ یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گذار بندے بنیں۔ ہم اپنے اموال کو بھی خدا کی رضا اور خوشنودی کے لئے خرچ کرنے والے ہوں اور اپنی اولادوں کی بھی اس طرح تربیت کرنے والے ہوں کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے خیر و برکت کے سامان پیدا کرنے والی ہوں۔ دنیا کے لئے سُکھ اور خوشحالی کے سامان پیدا کرنے والی ہوں۔ کسی کو دکھ نہ پہنچانے والی ہوں۔ ان کے دل میں ہر وقت خشیۃ اللہ رہے۔

اب ہماری زندگیوں میں جو پچھلے چند دن گذرے ہیں ان میں بعض دیہاتی دوست ملنے آتے تھے مجھ سے باتیں کرتے تھے اور خوش تھے اس بات پر کہ وہ ہر روز خدا کے نشان دیکھتے ہیں۔ اس تفصیل میں تو میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔ وقت کی بھی تنگی ہے اور بعض تفاصیل بتانی بھی مناسب نہیں ہوتیں۔ سب سمجھتے ہیں۔ غرض یہ آیات یہ نشان اور اپنے رب کے پیار کی یہ علامتیں دیکھنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ انہیں سمجھنا چاہیئے۔ ان سے اثر قبول کرنا چاہیئے اور کثرت سے خدا کی تسبیح و تحمید کرنی چاہیئے دوستوں کو اپنے اموال خدا کی راہ میں اس کی رضا کے حصول کے لئے زیادہ بشاشت کے ساتھ خرچ کرنے چاہئیں اور اپنی اولادوں کی تربیت اس طرح کرنی چاہیئے کہ احمدیوں کے گھروں میں ایسی نسل پیدا ہو جو خدا کے ہر بندہ کی خواہ اس کا مذہب اور عقیدہ کچھ ہی ہو یا کہیں کا رہنے والا ہو رنگ اور نسل کے امتیاز کے بغیر بنی نوع انسان کی خیر خواہی کرنے والی ہو"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱۔ مارچ ۱۹۷۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۴ر ظہور ۱۳۷۰ ہش   ۴ر اگست ۱۹۹۱ء

جلسہ سالانہ برطانیہ

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۱ء کی مختصر رپورٹ ہمارے قارئین نے الفضل کے گذشتہ شماروں میں پڑھی۔ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ۔ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی ساری دُنیا میں ترقی کے جو اعداد و شمار ۔ اور کیفیت ۔ بیان فرمائے وہ نہ صرف پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ یاد کرنے سے اور ہر جگہ ان کے ذکر کی ضرورت ہے۔ ان کو جتنی دفعہ دہرایا جائے کم ہے۔ اور جتنے لوگوں کے سامنے دہرایا جائے کم ہے۔ گھر کے ہر فرد کو ۔ چاہے وہ بوڑھا ہو یا جوان ہو یا بچہ ہو۔ چاہے عورت ہو یا مرد ہو ان باتوں کا پُوری طرح علم ہونا چاہیئے یہ باتیں ہماری صرف غذا ہی نہیں بلکہ ٹانک بھی ہیں اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جماعت کہاں سے اُٹھی اور کس کیفیت میں اُٹھی اور اب کہاں پہنچ گئی ہے۔ اور کس سُرعت کے ساتھ اس کے آگے بڑھنے کے امکان روشن سے روشن تر ہو رہے ہیں تو یقیناً یہ بات ہمارے ایمانوں کے ازدیاد کے لئے ایک ٹانک کا رنگ رکھتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا (خلاصۃً) امسال دُنیا بھر میں دو سو بیاسی نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور دو سو ننانوے نئے مقامات پر پہلی مرتبہ احمدیت کا نفوذ ہوا۔ نئی بیوت الذکر کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ امسال چھیاسی بیوت الذکر تعمیر ہوئیں اور پچپن زیر تعمیر ہیں یہ کل تعداد ایک سو گیارہ بنتی ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں جبکہ پاکستان میں ہماری بیوت الذکر منہدم کی گئیں اس کے مقابل پر اس عرصے میں اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار سے زائد بیوت الذکر جماعت کو عطا فرمائی ہیں اس کے علاوہ پانچ سو اکیانوے بیوت الذکر بنی بنائی عطا ہوئیں۔ افریقہ میں تیرہ نئے مراکز کا اضافہ ہوا۔ اس طرح افریقہ کے اٹھارہ ممالک میں احمدیہ مراکز کی تعداد ایک سو انچاس ہوگئی ہے۔ تیئیس قطعاتِ زمین خریدے گئے۔

الفضل کے گذشتہ شمارہ میں یہ ساری تفاصیل موجود ہیں آیئے ہم انہیں یاد رکھیں اور ہر ایک سے ان کا تذکرہ کریں۔

ہر لمحہ ترے فضل کی اُمید ہے مجھکو
ہر کام میں حاصل تری تائید ہے مجھکو
رہتا ہوں تصوّر میں ترے میں سحر و شام
یہ عید کا ہے چاند۔ یہی عید ہے مجھکو

——— ابوالاقبال

نہ جانے کیا ہو!

رنگ پھولوں کا پَرافشاں ہے نہ جانے کیا ہو
زد میں شعلوں کی گلستاں ہے نہ جانے کیا ہو

ہر گلی شہر کی ویراں ہے۔ نہ جانے کیا ہو
اَور جنگل میں چراغاں ہے نہ جانے کیا ہو

ایک بے نام خلش سینے میں ہر آن ہے کیوں
دِل بہت دن سے پریشاں ہے نہ جانے کیا ہو

دامنِ دل کی جو کرتا تھا کبھی بخیہ گری
وہ بھی اَب چاک گریباں ہے نہ جانے کیا ہو

لوگ پھرتے ہیں یہاں طنز کے نشتر لے کر
جسم ہر راز کا عُریاں ہے نہ جانے کیا ہو

جسم اِک پھول ہے اور زلیست ہے اُڑتا ہُوا رنگ
ہر نفس یُوں ہے پریشاں ہے نہ جانے کیا ہو

شہر بے داری سے نکلا تھا سکوں پانے کو
نیند کا گاؤں بھی ویراں ہے نہ جانے کیا ہو

کافرِ عشق کِدھر جائیں کھڑے سوچتے ہیں
شہر کا شہر مُسلماں ہے نہ جانے کیا ہو

اب نہ وہ ہمہمے باقی۔ نہ تمنّا ثاقبؔ
شہر دل۔ شہر خموشاں ہے نہ جانے کیا ہو

ثاقبؔ زیروی

(ہفت روزہ "لاہور" کے شکریہ کے ساتھ۔ ادارہ)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"ہم اسباب کے استعمال سے منع نہیں کرتے بلکہ رعایتِ اسباب بھی ضروری ہے کیونکہ انسانی بناوٹ بجائے خود اس رعایت کو چاہتی ہے۔ لیکن اسباب کا استعمال اس حد تک نہ کرے کہ ان کو خدا کا شریک بنا دے بلکہ ان کو بطور خادم سمجھے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی جہاں ایک طرف عقل و خرد کی بہترین مثال ہے وہاں اس کے ذریعے جذبات کا بھی نہایت پاکیزہ طور پر ظہور ہوا ہے اور یہ جذباتی تمثال حقیقتاً اس نہایت لطیف شعر کا مصداق ہے کہ ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

دنیا میں خالی عقل نے کبھی زندگی نہیں پائی زندگی ہمیشہ عشق نے پائی ہے۔ جذبات نے پائی ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے فلاسفر اور عاشق گذرے ہیں۔ لیکن جو حکومت عشاق نے لوگوں کے دلوں پر کی ہے وہ فلاسفروں کو حاصل نہیں ہوئی۔ انبیاء میں حقیقی عشق کی جو مثالیں ہیں انہیں نظر انداز کردو اور مجازی عشق ہی کو لے لو۔ کتنے آدمی ہیں جو ارسطو یا افلاطون کی باتوں کو جانتے ہیں۔ یا ان کا نام بھی جانتے ہیں۔ مگر کتنے ہیں جو مجنوں اور لیلےٰ کو جانتے ہیں۔ اور کتنے ہیں جو ان کی نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کوئی شہر یا قصبہ ایسا نہ ہوگا جہاں شاعر نہ ہوں اور یہ شاعر کون ہیں لیلےٰ اور مجنوں کے شاگرد اور ان میں سے ان شاعروں کو الگ کرکے جن کو خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں علیحدہ کر دیا ہے۔ اور جو دین کی خدمت یا خدا تعالےٰ کو یاد کرنے کے لئے شعر لکھتے ہیں۔ باقی تمام وہی ہیں جو لیلےٰ مجنوں کی نقل کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ وہ لیلےٰ اور مجنوں نہیں ہوتے لیکن تم جس وقت انکا کلام سنو گے تو ایسا معلوم ہوگا گویا انہوں نے کبھی کھانا ہی نہیں کھایا۔ کبھی تکیہ سے سر نہیں اٹھایا کہ ساری رات انکی آنکھیں نہ کھلی رہی ہوں اور انکی آنکھیں کبھی خشک نہیں ہوئیں۔ جگر اور دل ان کے جسم میں ہے ہی نہیں مدتیں ہوئیں خون بن بن کر اور کچھ پانی بن کر بہہ چکا ہے۔ اور وہ جیتا جاگتا وجود جو تمہارے سامنے بیٹھا ہوگا کئی دفعہ مرا اور دفن ہو چکا اور اس کے معشوق نے آکر اس کی قبر کو ٹھکرا دیا جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ لیلےٰ اور مجنوں کو بھی عشق میں پیچھے چھوڑنا چاہتا ہے تو جتنے دلوں پر عشق نے قبضہ کیا ہے عقل نے نہیں کیا مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف عقل کے میدان میں ہی اپنی برتری ثابت نہیں کی بلکہ جذبات کے میدان میں بھی وہ سب عاشقوں سے آگے بڑھ گیا۔ حتیٰ کہ کوئی بھی عاشق عشق میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا خدا تعالےٰ کے عشق کو جانے دو کیونکہ وہ تمام لوگوں کی رسائی سے بالا ہوتا ہے۔ انسانی عشق کو لے لو۔ مجنوں کیا تھا ایک عورت کا عاشق تھا۔ اس کا عشق با غرض تھا وہ اس سے متمتع ہونا چاہتا تھا۔ اس کے حسن سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ مگر اس کے مقابلہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تعلق جو دنیا سے تھا وہ کسی فائدہ کی غرض سے نہ تھا۔ تمتع کے خیال سے نہ تھا۔ اور پھر وہ ایک دو سے نہیں۔ دوستوں اور پیاروں سے نہیں۔ حسینوں سے نہیں۔ بلکہ سب سے تھا اور بدصورتوں سے اور بھی زیادہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا۔ ان خوبصورتوں کے لئے نہیں جنہوں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی طرح ایمان لاکر اپنے چہروں کو منور کر لیا تھا۔ بلکہ ان بدصورت اور بھونڈی شکل کے لوگوں کے لئے جنہیں دیکھ کر گھن آتی تھی۔ جنہیں دیکھ کر روحانی شخص کو متلی ہونے لگتی تھی .... صرف اس زمانہ کے لوگوں سے ہی نہیں بلکہ آئندہ زمانوں سے بھی جیسا کہ فرمایا (جمعہ آیت ۴) یعنی محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) صرف اپنے زمانہ کے لوگوں کو ہی فائدہ پہنچانا نہیں چاہتا بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی جو ابھی پیدا نہیں ہوئے اپنے دامن فیض کو ممتد کرنا چاہتا ہے۔ پس غور کرو جذباتی دنیا میں اس کا وجود کتنا عظیم الشان ہے۔ اس کے عشق کی انتہا ہی نہیں۔ وہ اپنے دل میں اللہ تعالےٰ کی محبت کی آگ سلگاتا ہے۔ پھر اس سے آسمانوں کی طرف پرواز کرتا ہے اور اس کی روح خدا کے آستانہ پر گر جاتی ہے۔ اور اس کی محبت اللہ تعالےٰ کی محبت سے چنگاری لیتی ہے گویا محدود محبت غیر محدود محبت کو کھینچتی ہے اور پھر دنیا میں آتی ہے اور لیتنہ اسی طرح جسطرح مشرق سے نکل کر آفتاب کی شعاعیں روئے زمین پر پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں اس کی محبت بھی پھیلتی ہے۔ مشرق و مغرب گورے اور کالے۔ خوبصورت اور بدصورت سب کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہے۔ پھر وہ مکان کی حد بندیوں کو توڑتی ہوئی نکل جاتی ہے اور صدیوں کے بعد صدیاں گذرتی ہیں۔ مگر وہ محبت ختم نہیں ہوتی اور نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اس دنیا کی صف لپیٹ دے اور بنی نوع انسان کو دنیا سے اٹھالے۔

یوں تو ہر نیک بندے پر محبت کے ایام کبھی کبھی آتے ہیں۔ حضرت نظام الدینؒ صاحب اولیا کے متعلق ذکر آتا ہے کہ ایک دفعہ اپنے شاگردوں کے ساتھ جارہے تھے کہ راستہ میں ایک خوبصورت لڑکا گذرا۔ آپ نے آگے بڑھ کر اس کا منہ چوم لیا۔ اس پر شاگردوں نے بھی ایسا ہی کرنا شروع کر دیا کہ شائد اس میں جلوہ الٰہی ہو۔ ایک شاگرد جو آپ کے خاص منظور نظر تھے۔ انہوں نے ایسا نہ کیا باقیوں نے اس پر چہ میگوئیاں شروع کر دیں۔ آگے چلے تو ایک بھٹیاری بھٹی میں آگ جلا رہی تھی اور بنوں کی آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ جو ایک خوبصورت نظارہ پیش کر رہے تھے۔ آپ کھڑے ہوکر اسے دیکھتے رہے پھر جھکے اور شعلے کو بوسہ دیا۔ اس وقت اس شاگرد نے بھی شعلہ کو چوما جس نے لڑکے کو نہیں چوما تھا۔ لیکن باقی شاگرد کھڑے رہے۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اس پر انہوں نے کہا کہ تم لوگوں نے خوبصورت بچے کو چوما تھا۔ کیونکہ چھوٹا بچہ سب کو پیارا لگتا ہے۔ حالانکہ خواجہ صاحب کو اس میں خدا کا جلوہ نظر آیا تھا۔ اس لئے انہوں نے اسے چوما تھا۔ لیکن مجھے چونکہ نظر نہ آیا۔ اس لئے میں نے نہ چوما۔ اب اس آگ میں مجھے خدا کا جلوہ نظر آیا۔ اور میں نے اسے چوم لیا۔ اور یہاں آپ کی اتباع کی۔ لیکن وہاں میری آنکھیں نہ کھلیں اس لئے نہ کی لیکن تم نے ہوا و ہوس کے ماتحت بچہ کو چوما تھا۔ تو وقتی طور پر ہر بزرگ پر ایسا وقت آتا ہے کہ بنی نوع انسان کی محبت سے وہ لبریز ہو جاتا ہے۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت وقتی نہ تھی اور آپ کی روح اور جسم کا ایک حصہ تھی جس کا پتہ اس سے لگتا ہے کہ جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو آپ کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔ (مسلم جلد اول کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ) یعنی خدا یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ گویا آپکے دل میں تڑپ تھی کہ یہود اور نصاریٰ کیوں اپنے لئے جہنم خرید رہے ہیں۔ اور پھر اپنے ماننے والوں کو تنبیہہ کی کہ وہ ایسا نہ کریں گویا سکرات موت کے وقت بھی آپ کے اندر مسلمانوں اور کفار دونوں کی محبت کا جلوہ تھا ایک طرف یہود اور نصاریٰ کو شرک سے بچانے کا درد تھا۔ دوسری طرف یہ درد تھا کہ یہی غلطی میرے ماننے والے بھی نہ کریں۔ غرض آپکی ساری زندگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ بنی نوع انسان کے ہر طبقہ کے لئے ہمدردی رکھتے تھے۔

فرماتا ہے:

اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ہم ان پر ایسا عذاب نازل کریں کہ جسکی وجہ سے مجبور ہو کر ان کی گردنیں جھک جائیں۔ اور یہ لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے لگ جائیں۔ لیکن اگر ہم ایسا کریں تو پھر ان کے ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایمان اسی حالت میں انسان کے لئے فائدہ بخش ثابت ہو سکتا ہے۔ جب خیر اور شر دونوں مخفی ہوں۔ جو چیز کھلے طور پر نظر آرہی ہو اس پر ایمان لانے سے کوئی انعام میسر نہیں آیا کرتا۔ جیسے سورج ایک خیر رکھنے والی چیز ہے۔ اور اس کا وجود قطعی طور پر ظاہر ہے۔ لیکن سورج کے وجود کو تسلیم کر لینا انسان کو کسی انعام کا مستحق نہیں ٹھہرا سکتا۔ اور اگر کوئی کہے کہ جب تمہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے انعام ملے گا تو ہمیں سورج پر ایمان لانے سے کیوں انعام نہیں مل سکتا۔ تو ہم اسے یہی کہیں گے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا علم چونکہ جستجو اور جدوجہد اور قربانی کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ اسلئے آپ پر ایمان لانا انسان کو اللہ تعالیٰ کے روحانی انعامات کا مستحق بنا دیتا ہے۔ مگر سورج پر ایمان لانے کیلئے چونکہ کسی جدوجہد جستجو اور قربانی کی ضرورت نہیں ہوتی اور اسکی حقیقت کلی طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ اسلئے اس پر ایمان لانے سے انعام نہیں مل سکتا اور اگر اس جواب پر بھی کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو آپ کے ماننے والوں کو قربانیاں کرنی پڑیں جسکی وجہ سے وہ انعام کے مستحق ہوئے۔ مگر آپ کے بعد والوں کو تو کوئی قربانی نہیں کرنی پڑتی اور پھر انہیں

باقی صہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

یو۔این۔او ـــ ایک کمزور ادارہ

خلیج کی جنگ کے دوران حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یو۔این۔او (اقوام متحدہ) کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ صحیح اصولوں پہ قائم نہ ہونے کی وجہ سے اپنے اندر کئی زبردست خامیاں رکھتا ہے۔ یہ کہ صرف پانچ آدمی بیٹھ کر ساری دنیا کے متعلق فیصلے کریں اور ان میں ہر ایک کو یہ حق حاصل ہو جس معاملے کو چاہیں ویٹو کر دیں ایسی باتیں ہیں جنکی درستی کی ضرورت ہے۔ حضور نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا تھا کہ یو این او کو صحیح معنوں میں ایک مضبوط تنظیم بنایا جانا چاہیئے جو کسی تعصب کے بغیر اور کوئی لگی لپٹی رکھے بغیر دنیا بھر کے معاملات سلجھا سکے۔ جھگڑے ہوں تو انہیں نپٹا سکے اور ایسی فضا بھی پیدا کر سکے کہ ان جھگڑوں کا امکان ہی نہ رہے

اب حال ہی میں جی۔۷ کے گروہ نے اپنی کانفرنس میں اس بات کی ضرورت محسوس کی ہے کہ یو این او کو مزید مضبوط اور طاقتور بنایا جائے۔ ایک اعلامیے میں جو کانفرنس کے دوسرے روز جاری کیا گیا۔ اس بات کی ضرورت کا شدت کے ساتھ احساس کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ جھگڑوں کو مٹانے کے لئے اور جہاں امداد کی ضرورت ہو وہاں بروقت امداد پہنچانے کے لئے یو این او کو زیادہ مضبوط اور مستحکم بنانے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت ایسے حالات پیدا ہو چکے ہیں کہ یو این کو زیادہ مضبوط بنانے کی ضرورت بھی ہے اور بنایا بھی جا سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ احتیاطی سفارت کاری کے ذریعے دنیا میں امن و امان قائم رکھا جائے اور جو ممالک باجود قوانین کسی موقع پر تشدد پر آمادہ ہوں انہیں یہ بات سمجھائی جا سکے کہ اگر انہوں نے اپنا رویہ جاری رکھا تو انہیں کس سلوک کی امید رکھنی چاہیئے۔ اس سلسلے میں جی۔۷ گروپ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ تمام اراکین کو پہلے سے زیادہ یو این کی مدد کرنی چاہیئے۔

اسرائیل کی ہٹ دھرمی

امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر سے شاہ فہد کی ملاقات کے بعد سعودی عرب نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ اگر اسرائیل مقبوضہ علاقوں میں آبادیاں تعمیر کرنا بند کر دے تو اس کا اقتصادی بائیکاٹ ختم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اسرائیلی حکام نے اس پیشکش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم ان دونوں باتوں کو الگ الگ رکھنا چاہتے ہیں۔ جس طرح ہم نے یہ بات اس وقت پسند نہیں کی جب جی۔۷ کے گروپ نے لندن میں یہ مطالبہ کیا تھا اسی طرح سے ہم جدہ سے کئے گئے اس مطالبے کو منظور نہیں کر سکتے۔ اسرائیل نے مزید کہا کہ عربوں نے اسرائیل کا جو بائیکاٹ کر رکھا ہے یہ غیر قانونی ہے اور اس کا مقبوضہ علاقوں میں آبادیاں بسانے سے کوئی تعلق نہیں ہے البتہ اس بائیکاٹ کے متعلق الگ گفت و شنید ہو سکتی ہے۔ گذشتہ ایام میں جی۔۷ کے صنعتکار ممالک نے اپنی میٹنگ کے دوران اس بات کا مطالبہ کیا تھا کہ اسرائیل آبادیاں بسانی بند کر دے اور عرب ممالک اسرائیل کا بائیکاٹ ختم کر دیں۔ اسی بات کو حسنی مبارک اور جیمز بیکر نے اپنی گفت و شنید میں اجاگر کیا تھا، اس کے بعد جیمز بیکر اسرائیل گئے اور اس بات کی کوشش کی کہ اسرائیل اس پیشکش کو قبول کرے۔ لیکن سرکاری حکام نے ان سے اس معاملے پر گفت و شنید کرنے سے انکار کر دیا۔ اگرچہ اس کی یہ وجہ بتائی گئی کہ وہ اپنا ایک مذہبی تہوار منا رہے ہیں اسرائیلی وزیر اعظم یزک شمیر نے مقبوضہ علاقوں میں آبادیوں کی تعمیر ختم کرنے کے مطالبے کو متعدد بار مسترد کیا ہے۔ واشنگٹن کے خیال میں مشرق وسطیٰ میں امن کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ان آبادیوں کی تعمیر ہے۔ اسرائیل میں بھی ایک طبقہ ایسا موجود ہے جو امن کا خواہاں ہے اور جنگ سے گریزاں۔ یہ لوگ یزک شمیر کے گھر کے سامنے یہ نعرے لگاتے پائے گئے کہ گفت و شنید کی جائے۔ جنگ نہیں۔ جب وہ ایسا کر رہے تھے تو گھوڑا پولیس نے ان کو اپنی حراست میں لے کر وہاں سے دور بھیج دیا۔ لیکن کچھ دور جا کر انہوں نے ایک جلسے کا اہتمام کیا۔ اور تقاریر میں اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ہم یہاں اس لئے جمع ہوئے ہیں کیونکہ حکومت امن کے سلسلے میں کچھ نہیں کر رہی۔ ہم یہاں سے یہ مطالبہ کرنا چاہتے ہیں کہ یزک شمیر جیمز بیکر سے امن کے سلسلے میں گفت و شنید کریں۔

جنوبی افریقہ اور کامن ویلتھ

پریٹوریا۔ جنوبی افریقہ۔ یہں کامن ویلتھ پارلیمنٹری ایسوسی ایشن کی ٹیم نے جو جنوبی افریقہ کا دورہ کر رہی ہے کہا ہے کہ جب تک جنوبی افریقہ میں ایک شخص ایک ووٹ کے مطابق انتخابات نہیں کروائے جاتے جنوبی افریقہ کو کامن ویلتھ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ یہ دورہ ایک ہفتے کے لئے تھا۔ اور اس ٹیم کے آٹھ اراکین تھے انہوں نے کہا کہ جب تک اسے غیر نسلی جمہوریت نہیں بنایا جاتا جیسا کہ جنوبی افریقہ کے باشندوں کی اکثریت چاہتی ہے وہ موجودہ حالت ہی میں رہے گا اور کامن ویلتھ میں شریک نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہیں اور ان کے ان ساتھیوں کو جو بوٹسوانا۔ کینیڈا۔ ہندوستان۔ جمائیکا۔ ماریشس اور نامیبیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں صدر فریڈرک ڈی کلارک کے عزائم پر شبہ ہے۔ یہ بھی ایک مسئلہ ہے جب تک لوگ ایک دوسرے سے صاف دلی کے ساتھ بات نہ کر سکیں۔ اس وقت تک کوئی معاہدے طے نہیں پا سکتے یا اگر طے پا جائیں تو ان پر صحیح معنوں میں کام نہیں کیا جا سکتا۔ جنوبی افریقہ نے کامن ویلتھ کو سنہ ۱۹۶۱ء میں اس لئے چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق نسل پرستی کی پالیسیاں جاری رکھ سکے۔ اس وقت کامن ویلتھ کے پچاس اراکین ہیں۔

عراقی نیوکلیئر تنصیبات

گذشتہ دنوں عراق کے وزیر اعظم سعدون حمادی نے کہا کہ ان کی قوم کو اس بات کا خطرہ ہے کہ امریکہ پھر عراق پر حملہ کرنے والا ہے اور وہ اس کی فوجی اور نیوکلیئر تنصیبات کو تباہ کرنے کا عزم کئے ہوئے ہے۔ سعدون حمادی نے کہا کہ تمام عراقی اس بات پر متحد ہیں کہ اس حملے کا منہ توڑ جواب دیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ اور ان کے مغربی ساتھی اپنی ہی طرف سے ایسی باتیں پیش کر رہے ہیں جو ہیں تو نا درست لیکن انہیں واقعاتی رنگ دے کر عراق کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا کرتے ہوئے وہ یہ بھی نہیں سوچتے کہ بغداد نے اس ارادے کا اظہار کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی معائنہ ٹیم کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گا (اس وقت ایسی چوتھی ٹیم عراق کا دورہ کر رہی ہے)

وہ ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقعہ پر انہوں نے کہا کہ امریکہ عراق کو تباہ کرنا چاہتا ہے اور اسی طرح اس کے سیاسی طرز زندگی کو بھی۔ تاکہ وہ اس علاقہ میں مغربیت کو رواج دے سکے۔ اور اسرائیل کی حفاظت کر سکے۔ حمادی نے کہا کہ عراق کی ٹیکنیکل اور فوجی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہم ہر ممکن طریق پر اس حملے سے بچنے کی کوشش کریں گے۔ معتبر ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ فوج اور سول ڈیفنس کے ہر یونٹ کو متنبہ کر دیا گیا ہے کہ وہ ہر وقت اس حملے کے لئے تیار رہیں۔ اگرچہ حمادی نے یہ نہیں بتایا کہ وہ کس قسم کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ صدر صدام بار بار کہہ چکے ہیں کہ ان کی حکومت اقوام متحدہ کی معائنہ ٹیم کے سامنے پوری طرح تعاون کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی تجویز پیش کی ہے کہ عرب لیگ یا مصر کے حکام آزادانہ طور پر عراق کا معائنہ کر کے نیوکلیئر تنصیبات کے متعلق علم حاصل کر سکتے ہیں۔ امریکہ اور فرانس کے صدر اس بات پر مصر نظر آتے ہیں کہ عراق کی نیوکلیئر تنصیبات پوری طرح تباہ کر دی جائیں۔ برطانیہ بھی اسی راہ پر چل رہا ہے وزارت خارجہ کے سیکرٹری ڈگلس ہرڈ نے برطانیہ کے آزاد ٹیلیویژن کے نیوز نیٹ ورک کو بتایا کہ جی۔۷ کے اراکین کا بھی یہی ارادہ ہے اور وہ اس بات پر مصر ہیں کہ عراق کو نیوکلیئر پاور نہیں بننے دیا جائے گا۔ عراق نے بار بار اس بات کی تردید کی ہے کہ وہ نیوکلیئر اسلحہ بنانا چاہتا ہے یا بنا رہا ہے۔ بغداد کے چالیس لاکھ باشندوں کو ایک نئے حملے کی کوشش سے پریشانی ہے۔

میجر جنرل محسن رضائی

ایران کے سپاہ پاسداران اسلام کے میجر جنرل محسن رضائی نے خانہ فرہنگ میں پریس کانفرنس سے خطاب

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زاہدہ خانم اہلیہ بشارت الرحمن

موت ایک تلخ حقیقت

انسان دنیا میں آتا ہے اور اپنی زندگی کے چند سال ایک خواب کی طرح گذار کر اس دارِ فانی سے کوچ کر جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے زندگی اور موت کا عجیب سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس زندگی اور موت کا صرف ایک ہی مقصد قرآنِ کریم میں بیان ہوا ہے کہ (ہم نے زندگی اور موت کا سلسلہ صرف اسلئے پیدا کیا تاکہ ہم معلوم کریں کہ تم میں سے سب سے زیادہ اچھے عمل کرنے والا کون ہے؟) اچھے عمل سے مراد خدا تعالےٰ کی عبادت اور اعمالِ صالحہ کا بجالانا ہے اور یہی انسانی زندگی کا اوّلین مقصد ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں اچھی اور بُری راہیں خود متعین کر دی ہیں اب خدا کی طرف جانے کا راستہ انسان نے خود اختیار کرنا ہے۔ مگر افسوس دنیا میں اکثریت ایسی ہے۔ جن کا مقصد حیات صرف اور صرف مال و متاع کی ہوس اور عیش و عشرت کی زندگی گذارنا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ دنیا داری کے مشاغل میں اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتے آخر کار اس غفلت میں حسرت کی موت مرتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے بارہ میں قرآن کریم فرماتا ہے کہ ان کی ساری کوششیں ضائع گئیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں دنیا میں ایسے خوش نصیب وجود بھی ہوتے ہیں۔ جو خدا سے تعلق پیدا کرتے ہیں اور اسی سے لرزاں ترساں زندگی گذارتے ہیں اور ہر وقت موت کے لئے تیار رہتے ہیں یہ خوش نصیب لوگ دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس فانی دنیا سے الگ ہوتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کا انجام بالخیر ہوتا ہے اور وہ ابدی انعامات کے وارث کئے جاتے ہیں۔

موت ایسی تلخ حقیقت ہے جو اچانک آتی ہے اور اس طرح پل بھر میں اپنے پیار کرنے والوں اور قریبی رشتہ داروں سے تعلق ختم کر دیتی ہے۔ جیسے کبھی کوئی تعلق ان سے سرے سے ہی نہ تھا۔ انسان اپنے پیاروں کو ساری عمر یاد کرتا ہے۔ ان کی جدائی سے دل و دماغ ماؤف ہو جاتے ہیں۔ ایک سیکنڈ میں سالوں کے رشتے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور انسان انتہائی پیارے وجود کو منوں مٹی تلے دبا کر گھر واپس آتا ہے۔ مگر اپنے پیاروں کی یاد اسے ہر آن تڑپاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ساری زندگی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ترس جاتا ہے۔ آخر اس صدمہ کو ساتھ لے کر خود بھی اس دار فانی سے کوچ کر جاتا ہے۔ جب دنیا ہر لحاظ سے فانی ہے اور فانی چیز کو آخر فنا ہونا ہے۔ تو پھر کیوں اس حیّ و قیوم خدا سے تعلق پیدا کرنے کے بعد ابدی زندگی حاصل نہ کریں۔ موت ایک اٹل حقیقت ہے اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ "وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہیں آپکڑے گی خواہ تم مضبوط ترین قلعوں ہی میں کیوں نہ ہو"، پھر فرماتا ہے۔

"ہر انسان موت کا مزہ چکھنے والا ہے"

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

"ہر ایک ذی روح جو اس دنیا میں ہے آخر فنا ہونے والا ہے"

جب موت یقینی ہے اور ہر وقت سر پہ کھڑی ہے نہ جانے کب خدا کی طرف سے بلاوا آجائے تو ہمیں چاہیئے ہر وقت اسکے لئے تیار رہیں کیونکہ کیا معلوم کب یہ چراغ زندگی گل ہو جائے۔ اس مادہ پرستی کے دور میں جبکہ اکثریت خدا سے دور رہ کر دنیا پرستی میں غرق ہے اور یہی خدا سے ڈرنے کا مقام ہے۔ کیونکہ ہر طرف موت ہی سر پہ منڈلاتی نظر آتی ہے۔ کہیں اچانک ہارٹ فیل سے موت واقع ہو رہی ہے تو کہیں دماغی رگ پھٹنے سے انسان موت کی آغوش میں جا رہا ہے۔ آئے دن کے ٹریفک کے حادثات قتل و غارت دھماکے گاڑیوں کے ٹکراؤ الغرض ہر طرف موتا موتی کا عالم ہے۔ اس قدر خوفناک دنیا کی حالت ہو چکی ہے۔ کہ خدا کی پناہ تو ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی فکر کریں ہر وقت اپنی عاقبت سنوارنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے "اے انسان جو کچھ اس دنیا میں تمہیں خدا کی طرف سے ملا ہے اُس سے آخرت کا گھر بنالے"۔ اس فانی دنیا سے دل لگانا بالکل عبث ہے۔ ہزاروں بلاؤں اور وباؤں کی یہ جگہ ہے لیکن اس کے باوجود خدا کے مقرب بندوں کے لئے تمام ابتلاء رحمت بن جاتے ہیں یہ دنیا محض کھیل تماشہ اور دھوکا ہے نہ مال اپنا ہے نہ جان نہ اولاد بیوی بچے سب کچھ ایک آزمائش کا ذریعہ ہے۔ اس طرح زندگی کے دن گذاریں کہ صبح و شام تقویٰ سے وقت گذرے اور ہر وقت موت کو قریب سمجھیں دنیا کی بے ثباتی کا اندازہ سب سے زیادہ قبرستان جا کر ہوتا ہے۔ انسان پر یہ راز کھلتا ہے کہ انسان کا اصل ٹھکانہ یہ ۲ گز کی زمین ہے اور ایک دن یہی انجام سب کا ہو گا۔ کتنے پیارے وجود ایک منٹ میں مٹی کا ڈھیر بن جاتے ہیں انسانی زندگی کی حقیقت ایک پانی کے بلبلہ سے بھی کم ہو کر رہ گئی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنے عزیزوں کی جدائی سے یہ سبق حاصل کریں کہ ایک دن ہم نے بھی اس فانی دنیا کو خیر باد کہنا ہے۔ اور خالی ہاتھ خدا کے حضور حاضر ہونا ہے

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ "جو آج زمین کے اوپر ہے کل زمین کے نیچے ہے"

موت اس دنیا سے ایک سیکنڈ میں تمام تعلقات ختم کر دیتی ہے۔ مگر اس ازلی ابدی خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنیوالے ابدی زندگی کے وارث ہوتے ہیں اور تمام نعمتوں کے دروازے ان کے لئے کھولے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے مقرب بندوں کو یہ صدا آتی ہے۔ "اے نفسِ مطمئنہ خدا کی طرف دوڑتا چلا آ اور میرے بندوں میں شامل ہو کر میری ابدی جنتوں کا وارث بن جا" خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں موت کی حقیقت سمجھنے اور اس کی بھرپور تیاری کی توفیق عطا کرے اور اپنے مقرب بندوں میں شامل کرنے کے بعد ہمارا انجام بالخیر کرے۔

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

یادِ رفتگان

اصغر بھٹی

مکرم رانا کرامت اللہ خان صاحب

آپ کبھی نہیں مریں گے۔

آپ کا نام ہمیشہ احمدیت کی تاریخ میں روشن ستاروں کی طرح چمکتا رہے گا۔

یہ کلمات پیارے آقا نے ۸ نومبر ۱۹۸۴ء کو اس وقت فرمائے جب اس دور کا مرد آہن ---- کہنے کی وجہ سے مانسہرہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے مقید تھا۔ پیارے آقا کے یہ الفاظ ماضی کے کئی بند در وا کرتے چلے گئے۔ یادوں کی صبا مجھے اپنے ساتھ لئے دور ماضی میں کھو گئی اور مجھے مانسہرہ میں گزارا ہوا اک اک لمحہ یاد آنے لگا۔ آج انہی بکھری ہوئی یادوں کو سمیٹنے کی کوشش کروں گا لیکن اس غرض سے نہیں کہ وہ ماضی کا اک فسانہ ہیں اس لئے کہ وہ ہمارا حال اور مستقبل ہیں اور قوموں کی تاریخ ہمیشہ ایسے ہی بہادروں کی گود میں پلتی ہے۔

۵ ستمبر ۱۹۹۰ء کو خاکسار نے اپنے خامسہ کلاس کے مقالہ "وادی ہزارہ میں شمع احمدیت" کے سلسلہ میں آپ کا انٹرویو نوٹ کیا وہی انٹرویو یہاں درج کر رہا ہے۔

آپ کا نام رانا کرامت اللہ خاں آپ کے والد صاحب کا نام چوہدری نعمت اللہ خاں صاحب تھا۔ چوہدری نعمت اللہ خاں صاحب بگول ضلع گورداسپور ہندوستان کے رہنے والے تھے۔ لیکن احمدی ہونے کے بعد قادیان میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ رانا کرامت اللہ صاحب ۱۹۲۳ء میں قادیان میں پیدا ہوئے چھٹی تک تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ میٹرک مانسہرہ سے پاس کیا۔ میٹرک کے بعد آپ فوج میں انجینئرنگ کے شعبہ میں بھرتی ہو گئے۔ اور ۲۰ سال سروس کر کے پنشن حاصل کی۔

فوج کی ملازمت کے دوران آپ نے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگوں میں بھی حصہ لیا۔ سروس کے دوران آپ کو انگلینڈ ایران اور عراق میں بھی رہنے کا موقعہ ملا۔ پنشن حاصل کرنے کے بعد آپ نے جنرل سٹور کھولا جو اب بھی رانا ٹریڈرز کی صورت میں موجود ہے۔

۱۹۸۲ء میں آپ ایران سے تشریف لائے ۱۹۸۴ء کے بعد سے لے کر زندگی کے آخری دم تک آپ کا اکثر حصہ عدالتوں میں اور جیلوں میں گزرا۔

جماعتی عہدہ جات

آپ دو سال سیکرٹری مال مانسہرہ ۶، چھ سال صدر جماعت احمدیہ مانسہرہ کی حیثیت سے کام کرتے رہے اور پچھلے ۶ سال سے آپ امیر ہزارہ ڈویژن کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے تھے۔

سب سے مشکل حصہ یہی ہے کہ میں ان کی اخلاقی حالت کے بارے میں لکھوں کیونکہ بادِ صبا کو کبھی قفس میں قید نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ۶ فٹ قد عطا کیا تھا اور ایک بارعب چہرہ عطا کیا تھا۔ کبھی آپ کے منہ سے کوئی نازیبا کلمات سننے میں نہ آئے۔ دوسروں کے دکھ درد کو دیکھ کر بے چین ہو جانے والے اور سدا دوسروں کی

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد لقمان

مہران کی بندرگاہیں

وادیٔ مہران قدیم سے تہذیب تمدن، علم، فن اور ثقافت کا گہوارہ رہی ہے۔ ہر قسم کے علوم و فنون کے مراکز یہاں تھے۔ اولیاء و صوفیاء کی جنم گاہ یہ زمین ہزاروں دکھی انسانوں کی ماتا دھرتی ہے۔ اس کی تہذیب کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت آج بھی موہنجوداڑو کے کھنڈرات کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔

اس کی تاریخ کس قدر پرانی ہے یہ معلوم نہیں لیکن اس کی شادابی و عظمت کا ایک بہت بڑا ذریعہ دریائے سندھ رہا ہے۔ جہاں ایک طرف یہ دریا اس کی ویرانیوں کو سرسبزیوں میں بدلتا رہا ہے وہاں تجارت کے لئے گزرگاہ کی حیثیت بھی رکھتا تھا۔

اسی حوالے سے دریائے سندھ پر واقع سندھ کی قدیم بندرگاہوں کا ذکر کیا جارہا ہے۔

۱- مینانگر

یہ سندھ کی قدیم بندرگاہ تھی جسے مینا قوم نے بنوایا تھا "مین" قدیم سندھی کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے مچھلی اس سے ظاہر ہے کہ مینا ایسی جگہ تھی جہاں جھیلیں اور سیم نالے تھے اور یہاں مچھلی کا شکار بہت زیادہ ہوتا تھا۔

جن دنوں سکندر مقدونی سندھ آیا ان دنوں میں یہ ایک معروف ترین دریائی بندرگاہ تھی۔ جہاں سے کشتیوں کے ذریعہ سامان سمندری بندرگاہ کی طرف جاتا تھا۔ یونانی مؤرخ پریلس کے مطابق یہ بندرگاہ بھنبھور کے عقب میں واقع تھی۔

۲- پاتال

پاتال کسی زمانے میں سندھ کی عظیم بندرگاہ اور تجارت کا مرکز تھی ضلع کراچی میں یہ بندرگاہ اس جگہ پہ واقع تھی جہاں سے دریائے سندھ کی دو شاخیں نکلتی تھیں۔ سنہ ۳۲۵ ق م میں جب سکندر اعظم نے سندھ پہ حملہ کیا تو اس وقت پاتال انتہائی مشہور بندرگاہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ یونانی تاریخ نویسوں نے تفصیل سے اس کا ذکر کیا ہے۔ میجر جنرل ھیگ نے اپنی کتاب "دی انڈس ڈیلٹا کنٹری" میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت میں جہاز دریائے سندھ کی بندرگاہ پاتال پر ہی آ کر ٹھہرتے تھے۔

۳- کیٹی بندر

شاہ بندر ۱۸۱۹ء میں جب دریائے سندھ کے رخ بدلنے کی وجہ سے تباہ ہوئی تو اس وقت ایک اور بندرگاہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس طرح کیٹی بندر تعمیر ہوئی۔

یہ بندرگاہ ٹھٹھہ سے سات میل جنوب مغرب کی جانب تھی۔ اس بندرگاہ پہ بمبئی مدراس، ایران، میانی اور مکران سے مال آتا تھا۔ یہ بندرگاہ کاٹھیاواڑ کی بندرگاہ سے عمارتی لکڑی اور بھاری ساز و سامان کی ساحلی تجارت کے لئے استعمال ہوتی تھی۔ ایسٹ انڈیا کمپنی بھی اس بندرگاہ کے ذریعہ اپنا سامان لاتی تھی۔

۴- منڈی بندر

جاتی شہر (ضلع ٹھٹھہ) سے جنوب مغرب کی طرف چار میل کے فاصلہ پہ یہ بندرگاہ دریائے سندھ کے کنارے واقع تھی۔ ۱۸۹۷ء میں یہ مشہور ترین اور معروف ترین بندرگاہ مانی جاتی تھی۔ اس بندرگاہ سے اناج کی تجارت بہت زیادہ ہوتی تھی مکھپت کی طرف جانوروں کی روانگی بھی اسی بندرگاہ کے ذریعہ ہوتی تھی۔ ۱۹۱۱ء کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی نے بھی اس بندرگاہ کو استعمال کیا۔

۵- گھوڑا باری

گھوڑا باری کسی زمانے میں سمندر سے کچھ فاصلے پہ کراچی سے ۱۳ میل دور دریائے سندھ کے کنارے واقع تھی یہ بندرگاہ سندھ میں کراچی کے بعد دیگر تمام بندرگاہوں سے اہم تھی لیکن دریا کے رخ بدلنے کی وجہ سے یہ ختم ہو کر رہ گئی اب یہ شہر از سر نو تعمیر کیا گیا ہے جس کا نام گھوڑا باری ہی رکھا گیا ہے۔

۱۹۳۸ء میں انگریزوں کی ایک بڑی فوج سر جان کین کی قیادت میں بمبئی سے گھوڑا باری آئی اور یہاں سے دوسرے کر بامین کوٹ روانہ ہوئی۔

۶- وکر بندر

دریائے سندھ کے ڈیلٹا کے پاس سمندر سے بیس ۲۰ میل دور یہ بندرگاہ واقع تھی۔ تالپوروں کے دور میں گوادر، میانی اور عمان کے ساتھ تجارت اسی بندرگاہ کے ذریعہ کی جاتی تھی۔ انگریزوں کے دور میں یہ بندرگاہ تباہ ہوگئی۔

۷- وینجھرو

زمانہ قدیم میں یہ شہر سہون (ضلع دادو) سے پندرہ، بیس میل کے فاصلہ پر واقع تھا جس میں سیمیا اور انڑ تھ آباد تھیں۔ تاریخ مظہر شاہ جہانی میں ہے کہ یہ شہر سندھ کی ایک قدیم قوم وینجھر کے لوگوں نے آباد کیا تھا۔

وینجھر شہر دریا کے کنارے پر ہونے کی وجہ سے تجارت کا بہت بڑا مرکز تھا۔ تجارتی قافلوں اور فوجی نقل و حمل کا بڑا مرکز تھا۔ اس بندرگاہ کی تجارت گجرات اور کاٹھیاواڑ سے تھی۔

۸- کشمور

کشمور سندھ کے پرانے شہروں اور بندرگاہوں میں سے ایک ہے۔ جو کہ بالائی سندھ میں واقع ہے دریائے سندھ یہاں سے صوبہ سندھ میں داخل ہوتا ہے۔

کشمور زمانہ قدیم میں تجارت کا مرکز تھا۔ وسط ایشیا کے تجارتی قافلے یہاں سے گزر کر سندھ میں آتے تھے جو کہ یہاں سے الور، بھنبھور اور دیبل تک جاتے تھے۔

مشہور سیاح ابن بطوطہ دریا کے راستے کشمور بھی آیا اور ایک رات یہاں کی جامع مسجد میں قیام کیا۔

۹- نصرپور

نصرپور سندھ کا قدیم تاریخی شہر ہے۔ یہ شہر ہمیشہ تہذیبی تمدنی، علم و عرفان کا مرکز رہا ہے۔ اسے بادشاہ فیروز شاہ تغلق نے ۷۲۵ھ میں ساگری جھیل کے کنارے تعمیر کروایا تھا۔

ارغونوں، ترخانوں، کلہوڑوں اور مغلوں کے دور میں یہ شہر تجارت کا اہم مرکز اور فوجی اڈہ تھا۔

نصرپور سندھ کی ایک معروف بندرگاہ بھی تھی۔ دریائے سندھ کسی زمانے میں نصرپور کے بالکل ساتھ بہتا تھا۔ اس لحاظ سے چونکہ یہ تجارتی مرکز بھی تھا لہذا سامان کے اتار چڑھاؤ اور مسافروں کی آمد و رفت کے لئے بہت بڑی بندرگاہ تھی۔

ٹھٹھہ کے نواب دریائی راستہ سے ہی نصرپور آتے تھے۔

معلوماتِ عامہ

کمپیوٹر کا سسٹم آئی-بی-ایم-۳۷۰ کی تنصیب سے ۱۹۶۰ء میں شروع ہوا پاکستان میں ۱۹۸۳ء و ۱۹۸۴ء تک کمپیوٹر کی درآمد پر پابندی تھی۔ اس لئے زیادہ عام نہ ہو سکا لیکن ۱۹۸۳ء و ۱۹۸۴ء میں حکومت نے یہ پابندی اٹھالی اور یہاں بھی کمپیوٹر کا فروغ شروع ہوگیا۔ اس نئی پالیسی کے مطابق پاکستان بھی اس انقلابی دنیا میں شامل ہو سکتا تھا۔ جسے پرسنل کمپیوٹر (پی-سی) کہا جاتا ہے اور جو دنیا کے دوسرے حصوں میں ۷۸ و ۱۹۷۹ء میں شروع ہوگیا تھا۔ اس وقت پاکستان میں مین فریم اور منی کمپیوٹر کی ۶۰۰ تنصیبات ہیں۔ ان ۶۰۰ تنصیبات میں سے ۱۰۰ مین فریم کے ہیں اور ۵۰۰ دیگر کمپیوٹر جنہیں منی کمپیوٹر کہا جا سکتا ہے۔

مین فریم زیادہ تر بنکوں میں انشورنس کی کمپنیوں میں اور مالیات کے اداروں میں اور ایسی ہی دوسری جگہوں پر نصب کئے گئے ہیں جہاں پر بہت زیادہ بلوں کی تعداد تقسیم کے لئے تیار کرنی ہوتی ہے۔ تمام کے تمام کمپیوٹر بنانے والے بڑے بڑے صنعتکار مثلاً آئی-بی-ایم، آئی-سی-ایل، این-ای-سی این-اے-آر-ایس (نارس) ڈاٹا یونی سف (UNISYF)، سب کے سب کی پاکستان میں نمائندگی پائی جاتی ہے۔ گزشتہ پانچ سال میں ۳۵ فی صد زیادتی ہوئی ہے۔ چونکہ کمپیوٹر کی کارکردگی کا میدان وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے پاکستان میں بھی اس کی وسعت قابل ذکر ہے۔ ہماری مارکیٹ میں تقریباً ہر کمپنی کے کمپیوٹر مل جاتے ہیں۔ اس وقت پاکستان میں ایک اندازے کے مطابق P.C کے ۵۰ ہزار کمپیوٹر استعمال کئے جارہے ہیں۔ اور ہر مہینے دو ہزار P.C کمپیوٹر فروخت ہو رہے ہیں۔ اس میں سٹینڈ الون (STAND ALONE) کمپیوٹر نٹ ورکنگ (NET WORKING) اور ملٹی یوزر سسٹم (MULTI USER SYSTEM) شامل ہیں۔ چونکہ ہم تیسری دنیا کا ایک ملک ہیں اس لئے ہمیشہ دوسروں کی بنائی ہوئی چیزیں حاصل کرتے ہیں بجائے اس کے کہ ہم خود کوئی ایجاد کریں۔ سب سے پہلے ہم نے کمپیوٹر کا ہارڈ ویئر درآمد کیا۔ اور اس کا استعمال شروع کر دیا آہستہ آہستہ کمپیوٹر ایجوکیشن بھی درآمد کی جانے لگی۔ پاکستان میں کمپیوٹر کی تاریخ ۱۹۶۰ء سے شروع ہوتی ہے۔ جبکہ آئی-بی-ایم نے پی-آئی-اے کے لئے آئی-بی-ایم مین فریم کمپیوٹر نصب کیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صـ ۳ سے آگے

انعام کا مستحق کیوں قرار دیا جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک نسلی مسلمانوں کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے لئے کوئی قربانی نہیں کرنی پڑتی مگر انہیں اپنے ایمان کو قائم رکھنے کے لئے ہر وقت قربانی سے کام لینا پڑتا ہے۔ کیونکہ اسلام کے ہر حکم کے بارہ میں ان کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم اس پر کیوں عمل کریں اور اس کیوں کے جواب کے لئے انہیں نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ کے تمام پہلوؤں پر غور کرنا پڑتا ہے۔ پس قربانیوں سے کوئی مسلمان بھی مستثنیٰ نہیں۔ صحابہؓ نے ایمان لانے کے لئے قربانیاں کی تھیں اور بعد میں آنے والے مسلمانوں کو اپنے ایمان کو قائم رکھنے کے لئے قربانیاں کرنی پڑتی ہیں پس چونکہ روحانی انعامات کا حصول قربانیوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اسلئے اللہ تعالیٰ کبھی ایسے نشانات ظاہر نہیں کرتا جو اتنے کھلے اور واضح ہوں کہ شدید سے شدید معاند بھی ان کو دیکھ کر سر جھکا دیں اور ایمان لانے کے لئے دوڑ پڑیں اور ان کے لئے انکار کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے کیونکہ اگر ایسا ہوا تو پھر ان کا ایمان لانا ایک قسم کے جبر کا نتیجہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ لوگ کسی جبر کے نتیجہ میں ایمان قبول کریں اور اس طرح اپنے انعامات کو باطل کر دیں۔

موصیان کرام متوجہ ہوں

اگر آپ کی اپنی جائیداد میں آپ کے ورثاء کی طرف سے کوئی ایسا اضافہ عمل میں آئے جو دراصل آپ کا نہ ہو تو آپ کے لئے لازم ہے کہ قبل از وقت اس کی اطلاع دیں اور یہ بیان بھی ہو کہ وہ معین جائیداد وفات کے بعد ورثاء میں تقسیم نہ ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صـ ۴ سے آگے

کرتے ہوئے کراچی میں کہا کہ وہ اس بات کی تو تائید کرتے ہیں کہ خلیج کے علاقے میں یا مشرق وسطیٰ میں قیام امن اور اس کے استحکام کے لئے اسلحہ کم کیا جائے۔ لیکن وہ چاہتے ہیں کہ یہ بات اس علاقے کے تمام ممالک کے لئے ضروری قرار دی جائے۔ وہ نہیں چاہتے کہ اس میں کوئی استثناء ہو۔ انہوں نے کہا کہ ایران مسلسل اس بات کے لئے کوشاں ہے کہ اس علاقے سے اسلحہ کا بالکل خاتمہ کر دیا جائے۔ افراد کے پاس بھی کوئی اسلحہ نہ ہو اور ممالک کے پاس بھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ امید کرتے ہیں کہ ایران کی اس تجویز سے اس علاقے کے سب ممالک اتفاق کریں گے۔

کشمیر کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر رضاعی نے کہا کہ کشمیر اسلامی دنیا کا ایک حصہ ہے۔ اور ایران چاہتا ہے کہ پاکستان کے ساتھ مل کر یہاں ایک پرامن فیصلے کی بنیاد رکھی جائے۔ ایک سوال کے جواب میں مسٹر رضاعی نے کہا کہ ایران نے اسلامی اتحاد کا جھنڈا بلند کیا ہے۔ اور وہ اس بات کی کوشش میں مصروف ہے کہ خلیج اور مشرق کے تمام ممالک آپس میں متحد ہو جائیں جہاں تک نئے نظام نو کا تعلق ہے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر مسلمانوں کا ایک الگ بلاک بن سکے تو وہ یقیناً بہت طاقتور ہوگا۔ اور دنیا کی نئی تقسیم میں اس بلاک کو بڑی اہمیت حاصل ہوگی۔

بقیہ: صـ ۵ سے آگے

خدمت میں مشغول رہنے والے تھے۔ آپ کو جو خدا تعالیٰ نے خاص وصف عطا کیا تھا وہ تھا بچوں سے پیار مہمان نوازی اور خدمت خلق کے لئے مستعدی مرکز کی طرف سے جانے والوں مہمانوں کا خاص خیال رکھتے ان کے قیام و طعام اور نہانے کے لئے گرم پانی کی فکر آپ کو ہر دم جگائے رکھتی۔ بچے کسی کے ہوں اٹھاتے چومتے پیار کرتے۔ اور بچوں کو تحفے لا کر دیتے۔ اور پھر تکلف نہیں فرماتے تھے۔ محنت کرنے میں عار نہ سمجھتے اپنے سیبوں کے باغ کو گھنٹوں خود نلکا چلا کر پانی دیتے اور کبھی کسی پریشانی سے گھبراتے نہ تھے۔ ۱۹۷۴ء میں آپ کی دکان کو جو آپ کی ساری عمر کا اثاثہ تھی جلا دیا گیا۔ مگر یہ واقعہ آپ کے چہرے پر شکن تک نہ ڈال سکا۔

اپنے عقیدے کے لئے غیرت رکھنے والا اور چٹانوں جیسا مضبوط عزم رکھنے والا وہ عظیم شخص اپنی ذات میں ایک باب تھا۔ وہ چلا گیا مگر ہمارے لئے وفا کی تاریخ ورثہ میں چھوڑ گیا۔ پیارے آقا نے اپنے اس عاشق کے لئے فرمایا۔

آپ کا ذکر آیا تو دل قابو سے باہر ہو گیا کس شان سے اللہ نے آپ کو عزم و ہمت کی چٹان بنا کر ظلم و ستم اور نفرتوں کے طوفانوں کے مقابل پر استقامت بخشی۔ یہ پڑھتے ہوئے آپ کی حالت پر رشک آنے لگا۔ آپ کی مثال دیکھ کر دوسرے احمدیوں کی ہمتیں بھی بلند ہوئیں آپ کے ثبات قدم سے دوسروں کے قدم بھی جم گئے۔ اور ہزارہ کی وہ سنگلاخ زمین جو قبل ازیں بے وفائی اور بزدلانہ فرار کے قصوں سے داغدار تھی اس نئے دور میں فدائیت اور ایثار اور عزم اور وفا کی روشن حکایتوں سے منور ہوگئی۔

یاد رکھیں آپ کی یہ سب عظیم قربانیاں کبھی ضائع نہیں ہوں گی اور ہزارہ کی جماعت کو ایک نئی اور پربہار زندگی اور بلند تر روحانی رفعتیں نصیب ہوں گی۔"

آیئے پیارے آقا کی دعا کے ساتھ ہم بھی الفاظ ملاتے ہیں کہ وہ جس مشن کے لئے آپ نے قدم بڑھایا اب ہم اسے آگے بڑھائیں۔

یاد رہے رانا صاحب نے تین سوگوار بیٹے اور تین سوگوار بیٹیاں پیچھے چھوڑی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۸۰۵۵ میں طلعت صدیقہ زوجہ بشیر احمد صاحب باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) طلائی زیور ۱۰ تولہ مالیتی -/۳۵۰۰۰ روپے (۲) حق مہر -/۵۰۰۰ روپے (۳) رہائشی پلاٹ ۱ مرلے مالیتی -/۴۰,۰۰۰ روپے واقع داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ۔ اس وقت مجھے مبلغ DM 340/- ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ طلعت صدیقہ زوجہ بشیر احمد صاحب باجوہ۔ داتہ زیدکا حال جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱ بشیر احمد وصیت نمبر ۱۹۶۵۴۔ گواہ شد نمبر۲۔ سید سلیم احمد گیلانی وصیت نمبر ۲۵۸۴۹۔

مسل ۲۸۰۸۹ میں افتخار مقبول زوجہ مقبول احمد قریشی قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۹۴ کینٹ بازار کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر -/۵۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۱۲ تولہ مالیتی -/۳۸۴۰۰ روپے (۳) نقد ترکہ والدین سے جو رقم ملی -/۵۰۰۰ روپے کل جائیداد -/۴۸۴۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ افتخار مقبول زوجہ مقبول احمد قریشی ۲/۹۴ کینٹ بازار کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲ مقبول احمد قریشی خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۸۰۸۸۔

بقیہ: صـ ۱ سے آگے

چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمسائے کے حقوق کی بڑی تلقین کی گئی ہے لیکن ایسے لوگ جو ہمسایوں کی معمولی معمولی باتوں کو برداشت نہیں کرتے ان کو اپنے طرز عمل پر غور کرنا چاہیئے اور اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور تین دن سے زیادہ کسی دوست سے قطع تعلق یا گفتگو بند نہیں کرنی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومتِ پنجاب سے وکیل کے قاتلوں کو سزا دینے کا مطالبہ

(فرنٹیئر پوسٹ ۔ بیورو رپورٹ)

کوئٹہ: ۲۹ جولائی بلوچستان بار ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر علی احمد کرد نے حکومت پنجاب پر الزام لگایا ہے کہ وہ معروف قانون دان خالد ملک اعوان کے قتل کی تفتیش میں دلچسپی نہیں لے رہی۔

یہاں سوموار کو بار روم میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بلوچستان بار ایسوسی ایشن کے صدر نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ خالد ملک ایڈووکیٹ کو دس دن قبل بھیرہ میں قتل کیا گیا۔ لیکن ابھی تک قاتلوں کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ مسٹر کرد نے کہا کہ بلوچستان بار کے اراکین اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ خالد ملک کے ۷۷ سالہ چچا نے اکیلے انہیں قتل کر دیا ہو۔ اندریں حالات انہوں نے پنجاب کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس واقعے کا سنجیدگی سے نوٹس لے اور ملزموں کو گرفتار کرے۔

بلوچستان بار کے صدر نے انکشاف کیا کہ وہ ایک چار رکنی وفد کے ہمراہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سے ملیں گے۔ جس کے ذریعے ان کو بلوچستان کے لوگوں کے جذبات سے آگاہ کیا جائے گا کیونکہ وفات پانے والے وکیل نے پاکستان نیشنل پارٹی، انسانی حقوق کمیشن پاکستان اور بار ایسوسی ایشن کے رکن کی حیثیت سے پچھلے ہوئے طبقات کے لئے اعلیٰ خدمات انجام دی تھیں۔

مسٹر کرد نے سیاسی پارٹیوں خصوصاً پی این پی پر زور دیا کہ وہ مسٹر خالد ملک کے قتل کی منصفانہ تحقیقات کرواتے اور ملزموں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لئے آواز بلند کریں۔ (فرنٹیئر پوسٹ ۳۰ جولائی ۱۹۹۱ء)

Punjab Govt. urged to punish lawyer's killers

F.P. Bureau Report

QUETTA, July 29: Balochistan Bar Association President Ali Ahmed Kurd has alleged that the Punjab government is not taking any interest in the investigation of the murder of prominent lawyer Khalid Malik Awan.

Addressing a press conference in bar room here on Monday morning, the president of the BBA regretted that Khalid Malik Advocate was killed ten days before in Bhera (Sargodha). But the culprits have not been apprehended so far. Mr. Kurd claimed that the Balochistan Bar members could not accept the version that a 77-year-old uncle of Khalid Malik has killed him alone. Therefore, he urged the Punjab government to take serious notice of the incident and arrest the culprits.

The president of the BBA disclosed that he would lead a 4-member delegation of lawyers to meet the Punjab chief minister including deputy commissioner Sargodha to apprise them of feelings of the Balochistan people because the deceased lawyer played a glorious role on the platforms of the Pakistan National Party, Human Rights Commission of Pakistan and as bar member for the rights of oppressed people.

Mr. Kurd emphasized upon political parties, especially the PNP, to raise voice for a fair investigation of the murder of Khalid Malik so that the culprits be punished according to the law.

پاکستان میں آٹومیٹک پلانٹ پر تیار کردہ
سپر ایشیا واشنگ مشین
مکمل پلاسٹک باڈی۔ شاک سے محفوظ
حسن ٹریڈرز
الناصر مارکیٹ۔ ربوہ
فون: ۴۵۴

ملکی خبریں

○ پیپلز پارٹی کے ۱۵ ارکان قومی و صوبائی اسمبلی اور ۳ دیگر لیڈروں نے سندھ کے مشیر برائے امور داخلہ مسٹر عرفان اللہ مروت کی اقامت گاہ پر سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق علی سے ملاقات کرکے اعلان کیا ہے کہ وہ صوبہ کی خوشحالی کے لئے جام صادق کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت اپنے منشور کے مطابق قوم سے کئے گئے وعدے پورے کرے گی اور عوام کے مسائل و مشکلات کے سدباب کے لئے ضروری اور فوری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

○ سینئر پیر صاحب پگارا کے صاحبزادے پیر سید علی گوہر شاہ وفاقی کابینہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ استعفیٰ ڈی۔ایچ ایل کے ذریعے صدر کو بھجوا دیا۔ انہوں نے سرکاری گاڑی بھی واپس کر دی۔

○ سابق وزیر اعظم اور پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمارا احتجاج مہنگائی، بے روزگاری، برطرفیوں، پھانسیوں، دھاندلیوں اور کالے قوانین کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک حکومت ہمارے مطالبات نہیں مانتی ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔ ہم قدم بقدم آگے بڑھ رہے ہیں اور بہت سوچ سمجھ کر یہ قدم اٹھایا ہے۔

○ جمعیت علماء اسلام پاکستان کی اپیل پر جمعہ کے روز ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ اور ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ یہ احتجاج قرآن و سنت کو سپریم لاء قرار دینے کی ترمیم اسمبلی میں نہ لانے، نفاذ شریعت میں حکومت کے تاخیری حربوں، ۱۲ ویں ترمیم، مہنگائی، قتل، اغوا، اور ڈکیتیوں کے خلاف تھا۔

○ آزاد کشمیر کے سابق صدر و سپیکر صاحبزادہ محمد اسحٰق ظفر ۱۴ اگست کو مظفر آباد میں بارہ گھنٹے کی علامتی بھوک ہڑتال کریں گے۔

○ چنیوٹ فیصل آباد روڈ پر ۳ مسلح نوجوان چنیوٹ کے معروف صنعتکار میاں محمد اقبال کی پیجارو چھین کر فرار ہو گئے۔ تاحال ملزمان گرفتار نہیں ہو سکے۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ اور روس کے سربراہوں کی ماسکو میں ہونے والی حالیہ ملاقات میں اکتوبر میں مشرق وسطیٰ کے بارہ میں جو امن کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا گیا تھا اسرائیل نے اس میں شرکت پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔

○ امریکی وزیر خارجہ نے بیت المقدس میں فلسطینی نمائندوں سے مذاکرات کئے ہیں اور اب وہ مراکش پہنچ گئے ہیں۔

○ شمالی سری لنکا میں ایک فوجی کیمپ کے قریب سرکاری فوج اور تامل باغیوں کے درمیان جھڑپوں میں ۱۵۰ باغی ہلاک اور ۲۴ سرکاری فوجی زخمی ہو گئے۔

○ یوگوسلاویہ کی جمہوریہ کروشیا کے مشرقی حصہ میں شدید لڑائی جاری ہے۔ جس کے نتیجے میں ۱۸ پولیس والے ہلاک ہو گئے۔

○ خلیج کی جنگ سے پہلے کویت میں کام کرنے والے ۲۵ ہزار بھارتی باشندے واپس کویت پہنچ گئے ہیں۔ کویت کی حکومت باقی بھارتی کارکنوں کو بھی جلد بلانے کے انتظامات کر رہی ہے۔

○ بھارتی وزیر دفاع نے بتایا ہے کہ ان کی حکومت نے گذشتہ ایک برس کے دوران مقبوضہ کشمیر میں دس ہزار تین سو پینسٹھ افراد کو گرفتار کیا اور ۴۶۰ "مداخلت کاروں" کو ہلاک کیا ہے۔ انہوں نے پاکستان پر الزام لگایا کہ وہ تربیت یافتہ مداخلت کار کشمیر میں بھیج رہا ہے۔

○ روس کے خفیہ ادارے کے جی بی نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان روس کے مرکزی ایشیائی علاقوں کو غیر مستحکم کرنے کی کوششوں میں ملوث ہے۔

○ اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی بیسویں کانفرنس ۴ اگست کو استنبول میں شروع ہو رہی ہے۔ ترکی کے صدر تورگت اوزال افتتاح کریں گے۔

○ افغان مجاہدین نے جلال آباد کا محاصرہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ انہوں نے حکومت کا ایک جیٹ لڑاکا طیارہ مار گرایا ہے۔

○ چوتھے اذلان شاہ کپ ہاکی ٹورنامنٹ میں پاکستان نے کوریا کو صفر کے مقابلہ میں آٹھ گول سے ہرا دیا۔

قدرت ثانیہ کے منظرِ اول کے مشہور شاگرد (رجسٹرڈ)
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
○ بے اولاد ○ نرینہ اولاد سے محروم
○ اٹھراء ○ بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۲۸۴۴ / ۶۴۶۷ ۰۴۳۱ ، ربوہ فون ۰۴۵۲۴-۹۰۶
لاہور ۔ اسلام آباد ۔ قلعہ کالروالہ ۔ ملتان ۔ کراچی